روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۲۶ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۲۸ وفا ۱۳۷۱ہش، ۲۸ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۷۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوم سے اللہ تعالیٰ کے نام کی وابستگی

قومی لحاظ سے بڑائی تبھی ہوتی ہے جب قوم سے اللہ تعالیٰ کا نام وابستہ ہو جائے۔ اس لئے مجھے ہمیشہ یہ تڑپ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے اور اس سے سچا اور مخلصانہ تعلق تم کو حاصل ہو۔ اور میں اس غرض کے لئے ہمیشہ کئی قسم کی کوششیں کرتا رہا ہوں۔

(اقتباس۔ تقریر حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے
۲۸۔ دسمبر ۱۹۴۵ء)

سپین اور روس میں وقفِ عارضی کیلئے حضور ایدہ اللہ کی طرف سے دوبارہ تحریک

دینی کوششوں کو بھلانا نہیں ہے۔ بار بار یاد کرانا میرا کام ہے

روس اور سپین میں واقفینِ عارضی کے لئے فراہم کی گئی سہولتوں کا تفصیلی تذکرہ

اللہ کے فضل سے بہت سے ممالک میں پھل پکنے کا وقت آگیا ہے ان کو جھنجھوڑ کر پھل اکٹھا کرنیوالے کثرت سے درکار ہیں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۵ احسان ۱۳۷۱ہش (۵ جون ۱۹۹۲ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"چند دن قبل میں فرانس اور سپین کے دورے سے واپس آیا ہوں۔ اس سے پہلے دو خطبات میں جو دونوں ہی سپین میں تھے اس سفر سے متعلق میں کچھ باتیں بیان کر چکا ہوں لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ چونکہ ریکارڈنگ خراب تھی اس لئے ان خطبات کو ٹیلی وائیز (TELEVISE) نہیں کیا جا سکا اور جس طرح پہلے کثرت سے احباب براہِ راست استفادہ کر سکتے تھے اُس طرح استفادہ نہیں کر سکے اب میں آپ کے سامنے چند باتیں مختصراً رکھوں گا۔ اُن دو خطبات کے مضمون کو دہرانا تو یہاں ممکن نہیں ہے۔

فرانس اور سپین میں بیداری

پہلی خوشکن بات جو آپ کے علم میں آنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ فرانس اور سپین دونوں جماعتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں بیداری ہے اور دعوت الی اللہ کے کام میں وہ اُس سے بہت زیادہ مستعد ہیں جیسا میں نے اُن کو پہلے دیکھا تھا۔ جس حالت میں ان کو گذشتہ سفر کے دوران پایا تھا اُس سے کئی حصے آگے نکل چکے ہیں۔ مردوں میں بھی، عورتوں میں بھی اور بچوں میں بھی دعوت الی اللہ کا شوق پایا جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں نشوونما کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے دونوں جگہ میرے جانے سے پہلے بھی مقامی لوگوں کی توجہ تھی۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے مختلف علاقوں میں بسنے والوں کی توجہ تھی۔ بیعتیں بھی ہو رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے جانے پر بھی (غیروں) کی طرف سے کافی دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔ مجالس میں آتے رہے۔ سوال و جواب میں حصہ لیتے رہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے مجالس کے بعد بیعتیں بھی ہوتی رہیں۔

ایک نئے ملک میں احمدیت

فرانس میں جو سب سے بڑا خوشکن پھل ملا وہ یہ تھا کہ جزائرِ غرب الہند کے ایک نئے ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت کا پودا لگا ہے۔ یہ فرانسیسی بولنے والا ملک ہے۔ وہاں کے باشندے جو تقریباً کلیۃً رومن کیتھولک عیسائی تھے۔ ان میں سے ایک صاحب کو (دینِ حق) قبول کرنے کی توفیق ملی اور وہ صاحبِ اثر ہیں اور ان کا ایک بڑا خاندان ہے۔ انہوں نے باہر سے آئے ہوئے کچھ (دینِ حق کے پیروکار) افریقنوں کی مدد کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کا کام کیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ تقریباً دو تین سو (دینِ حق کے پیروکار) وہاں پیدا ہو چکے ہیں۔ یہ جب ہمارے اجلاس میں تشریف لائے تو رفتہ رفتہ بڑی تیزی کے ساتھ ان کے اندر احمدیت کی محبت پیدا ہونی شروع ہوئی لیکن بعد میں گفتگو سے پتہ چلا کہ یہ دراصل اس سے پہلے ہی دلچسپی لیتے تھے اور مشن میں ان کا آنا جانا تھا۔ وجہ یہ بیان کی کہ (دینِ حق کے پیروکار) تو ہو گئے تھے۔ توحید سے محبت تھی لیکن جتنے دوسرے (لوگ) دیکھے اُن پر دل ٹکتا تھا اور اُکھڑا اُکھڑا محسوس کرتے تھے کہ جس چیز کو میں حاصل کرنا چاہتا تھا وہ حاصل ہو نہیں سکی۔ اس احساسِ محرومی کے ساتھ یہ متلاشی رہے۔ جب فرانس مشن سے انکا رابطہ ہوا تو بڑی تیزی سے احمدیت میں دلچسپی بڑھنا شروع ہوئی۔ جب میں وہاں گیا تو ملاقات کے دوران میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس علاقے میں جب بھی آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تسلی ہو تو خدا کرے کہ آپ وہ پہلے ہوں جو احمدیت کا پودا لگانے والے ہوں اور ایک منظم طریق کے ذریعہ سارا ملک (دینِ حق) کے لئے فتح کرنے والے ہوں تو انہوں نے کہا کہ میرے دل کی تسلی کا تو یہ حال ہے کہ دل چاہتا ہے ابھی بیعت لیں۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ کچھ اور پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ پڑھنے کی سب باتیں تو ایک طرف ہیں۔ میں تو آپ سے مل کر اتنا مطمئن ہو چکا ہوں کہ میرے لئے اب مزید انتظار کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گنجائش نہیں۔ ان کا جوان بیٹا بھی ساتھ تھا۔ چنانچہ ان دونوں نے بڑی محبت اور اخلاص سے اُسی وقت بیعت کی اور مجھ سے یہ عہد کیا کہ میں اپنے ملک کے ان باشندوں کو بھی (دعوت الی اللہ) کروں گا جو یہاں موجود ہیں اور خط و کتابت کے ذریعہ اپنے ملک میں بھی (دعوت الی اللہ) کروں گا۔ اور پھر اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ بہت جلد جب وہاں ایک بڑی تعداد میں احمدی پیدا ہو چکے ہوں تو اس وقت میں آپ کو وہاں آنے کی دعوت دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ ایک بہت ہی اچھا پھل تھا جو ہمیں عطا ہوا۔

دونوں جگہ (مربی) انچارج (اللہ کے فضل سے) بہت عمدہ کام کر رہے ہیں اور سب سے بڑی خوشی کی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے جماعتوں میں آپس میں جو کچھ اختلافات اور شکر رنجیاں پائی جاتی تھیں وہ بالکل نابود ہو چکی ہیں۔ ایک لمبا عرصہ خط و کتابت کے ذریعہ بھی اور دیگر ذرائع سے بھی ان کو سمجھانے کی توفیق ملی۔ خصوصاً سپین میں ایک لمبے عرصہ سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے سے ناراضگیاں اور مربی سے دوریاں اور بدظنیاں وغیرہ وغیرہ امراض پائی جاتی تھیں لیکن اس دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ خدا کے فضل سے سب ایک جان ہیں۔ نظام کا احترام ہے۔ مربی کے ساتھ گہرا ادب کا تعلق ہی نہیں بلکہ پیار اور محبت کا تعلق قائم ہو چکا ہے اور یہ اسی کی برکتیں ہیں۔ پس اس حوالے سے میں دُنیا کی ساری جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ محض دینی علم کوئی چیز نہیں ہے جب تک اس کے ساتھ حسین عمل شامل نہ ہو، اس کے بغیر (دعوت الی اللہ) مکمل نہیں ہوتی۔ اور حسین عمل میں آپس کا نفاق ایک زہر کی طرح گھل جاتا ہے۔ حسین عمل انفرادی طور پر خواہ کیسا ہی ہو اگر جماعتوں میں آپس میں نفاق پایا جاتا ہے، دل پھٹے ہوئے ہوں یا نظام جماعت سے بار بار شکوے پیدا ہوتے ہوں اور انسان کی انانیت اس کو امیر سے دُور کر دے تو انفرادی حُسنِ عمل سارا بیکار جاتا ہے۔ کیونکہ دودھ خواہ کیسا ہی خالص کیوں نہ ہو اس میں اگر زہر کا قطرہ گھول دیا جائے تو وہ سارا دودھ زہریلا ہو جاتا ہے۔ پس نفاق جماعتوں کے لئے ایک زہر کی طرح ہے۔

ثواب سزا دلانے سے نہیں، سچے ہو کر تذلّل اختیار کرنے سے ملتا ہے

بعض لوگ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں۔ ہماری بات سُنی جائے اور دوسرے کو سزا دی جائے۔ میں اُن سے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری انانیت کو اس سے تسکین مل جائے اور میں کسی کو سزا دے بھی دوں تو تمہیں اس سے کیا ثواب پہنچے گا لیکن اگر تم اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہوئے حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرو تو میں یقین دلاتا ہوں کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے تعلق کی سچائی کا اظہار ہو گا اور امام وقت سے جس کو سچا تعلق ہو وہ اس کی باتوں کو تخفیف سے نہیں دیکھ سکتا اور جس کا تعلق اُس کی ذاتی جذباتی قربانی سے ثابت ہو جائے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس پر پیار کی نظر ڈالتا ہے تو جھگڑا خواہ کسی نوعیت کا بھی ہو، ایک موقعہ ہے اس میں ذاتی انتقام لینے کا بھی ایک موقعہ ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اگر واقعۃً کوئی مظلوم ہے تو اس کا حق ہے کہ اتنا ہی بدلہ لے جتنا اُس پر ظلم کیا گیا ہے اور اس سے زیادہ نہیں لیکن اگر وہ اس حق کو چھوڑ دے اور خدا کے لئے صبر اختیار کرے اور عفو سے کام لے تو اس کا اجر اللہ کے پاس ہے۔ وہ اجر کیا ہے؟ اس کی تفاصیل نہیں بیان فرمائی گئیں۔ وہ اللہ کی محبت اور اس کی رضا کا اجر ہے۔ کسی کے مُنہ کی خاطر کوئی انسان اپنا حق چھوڑتا ہے تو اُسے اُس سے لازماً بہت تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

میں نے اپنے مختلف جماعتی سفروں کے دوران خود ذاتی طور پر تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ بعض جھگڑنے والے لوگوں کو سمجھایا جن کے جھگڑے بڑی دیر سے چلے آ رہے تھے اس سے پہلے اور بھی لوگ سمجھا چکے تھے لیکن چونکہ اس زمانے میں میں صرف وقفِ جدید یا خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے ہی سفر کرتا تھا مگر حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے ایک خونی تعلق ہونے کی وجہ سے جماعتوں میں نسبتاً زیادہ نرمی کا گوشہ پایا جاتا تھا۔ پس جہاں دیگر معلم، مربی وغیرہ اس سے پہلے ناکام ہوئے وہاں غالباً اسی تعلق کی وجہ سے اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ساتھ خونی رشتے کی برکت ہی سے ان لوگوں نے اپنے حقوق کو چھوڑا اور اس کے بعد کبھی بھی ان کی محبت میرے دل سے نہیں مٹی۔ میں یہ تجربہ اس لئے بتا رہا ہوں کہ آپ یہ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ آپ کی خاطر اگر کوئی شخص اپنا حق چھوڑتا ہے تو اس کا آپ کے دل میں ایک مستقل مقام بن جاتا ہے اور اگر آپ کے اندر شرافت ہے اور شکر گزاری کے جذبات ہیں تو کبھی بھی آپ اس شخص کی محبت کو دل سے نکال نہیں سکیں گے جس نے آپ کی خاطر اپنے ایک حق کو چھوڑا۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے خدا کے حضور اپنا مقام بنانے کا اتنا قیمتی نسخہ عطا فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اور مثال آپ کو دکھائی نہیں دے گی۔ فرمایا سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرو۔ اللہ کی خاطر یہ قربانی کر کے دیکھو اور لُطف کی بات یہ ہے کہ دونوں فریق اپنے آپ کو سچا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ پس اس نسخہ کی خوبی دیکھیں کہ دونوں طرف کارگر ہے۔ محبت کی ایسی دو دھاری تلوار ہے کہ دونوں دلوں پر یکساں اثر کرتی ہے کیونکہ فریقین دونوں اپنے آپ کو سچا سمجھ رہے ہیں۔ فرمایا سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرو۔ دونوں خدا کی خاطر اپنے آپ کو جھوٹوں کی طرح گرا دو اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنے بھائی کا دل جیتنے کی کوشش کرو۔ بھائی کا دل جیتا جائے یا نہ جیتا جائے جو ایسی کوشش کرے گا وہ خدا کا دل ضرور جیت لے گا۔

انتقام لینے میں سخت خطرے کا پہلو

پس ایک انتقام کا رستہ ہے۔ اس میں ایک بہت ہی بڑی تنبیہہ بھی حائل ہے۔ فرمایا، دیکھنا اتنا ہی بدلہ لینا جتنا تم پر ظلم کیا گیا ہے۔ ایک ذرہ بھی اس سے زیادہ جانے کی اجازت نہیں اور کون انسان ہے جو انصاف کے معاملہ میں عین اس حد پر رُک جائے جہاں دوسرے سے ناانصافی نہ ہو سکے۔ جب غصے ہوتے ہوں تو بالعموم جتنی کسی کو تکلیف پہنچے جب تک اس سے زیادہ تکلیف نہ پہنچا لیں دل ٹھنڈا نہیں ہوا کرتا اور وہ بہت خوش نصیب لوگ ہیں مگر بہت کم جو انتقام میں انصاف کو پیشِ نظر رکھنے کی اہلیت رکھتے ہیں تو پہلا رستہ اگر کسی نے اختیار کرنا ہے تو وہ ایک حد تک تو جائز ہے لیکن ایک دو قدم بھی اس سے آگے نکل گئے تو وہی انتقام اُس کے اپنے اُوپر اُلٹ پڑے گا اور وہ خدا کی ناراضگی کا مورد بن جائے گا۔ دوسرا پہلو وہ ہے جو سراسر نفع کا پہلو ہے اور کوئی نقصان کا سودا نہیں، کوئی نقصان کا خطرہ ہی نہیں ہے۔ تمام تر فائدے ہی فائدے ہیں۔ بھائی کی محبت جیتیں گے اور جو اُس کا لُطف ہے وہ ایک ایسا دائمی لطف ہے جو انتقام کا لُطف نہیں ہے اور اگر وہ محبت جیتنے میں ناکام بھی ہو جائیں تو خدا کی محبت لازماً جیتیں گے اور اس کے فضل کئی طرح سے نازل ہوتے ہیں۔ جماعت میں بہت برکت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی طور پر فضل نازل ہوتے ہیں۔ صرف انفرادی طور پر ہی ایک انسان کو فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ ساری جماعت کو اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ پس میں نے آپ کے سامنے یہ جو دو مثالیں رکھی ہیں ان میں ایک بڑا عنصر یہی تھا کہ پہلے اگر اختلافات پائے جاتے تھے اور خصوصیت سے مربی سے یا مقرر کردہ امیر سے کچھ شکوے تھے تو میرے سمجھانے کے نتیجہ میں ان شریف نیک نفس احمدیوں نے اپنے پرانے کردار کو یکسر بدل ڈالا اور خدا کی خاطر شیر و شکر ہو گئے اور اب اس کا خود لُطف اُٹھا رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت نشوونما پانے والی جماعتیں بن چکی ہیں۔

سپین کا میلہ ایکسپو اور جماعت احمدیہ کا سٹال

سپین کے سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ میں ویسے تو وہاں بہت دیر سے نہیں گیا تھا اور جانا ہی تھا لیکن فوری بہانہ EXPO بن گیا۔ سپین میں EXPO کا انعقاد ہوا ہے یعنی ساری دُنیا سے مختلف قسم کی انڈسٹریل اور دیگر نمائشیں وہاں لگائی گئی ہیں۔ اس EXPO میں جماعت احمدیہ کو بھی ایک چھوٹا سا سٹال لگانے کی توفیق ملی اور وہ سٹال سب دوسرے سٹالوں سے منفرد اور مختلف تھا۔ ایک تو اس لحاظ سے منفرد اور مختلف تھا کہ سب سے چھوٹا اور غریبانہ سٹال وہی تھا۔ اس سے چھوٹا کوئی اور سٹال آپ کو وہاں دکھائی نہیں دے گا۔ آئس کریم بیچنے والے چھوٹے چھوٹے کھوکھے بھی اس سے بڑے تھے اور معمولی معمولی ممالک کے جو سٹال تھے وہ بھی مقابلۃً بہت بڑے اور عظیم الشان دکھائی دیتے تھے۔ لیکن جو بڑے ممالک ہیں انہوں نے تو اربوں روپیہ وہاں خرچ کیا۔ بڑے بڑے محلّات تعمیر کئے اور اپنی نمائش پہ اتنا غیر معمولی زرِ کثیر خرچ کیا ہے کہ اس سے انسان مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بڑی بڑی حکومتوں میں سے امریکہ کا سٹال تھا۔ کینیڈا کا سٹال تھا، جاپان کا سٹال تھا، چین کا سٹال تھا، وہ سارے دیکھنے والے تھے۔ لیکن وہ سارے سٹال ایسے تھے جن کا لُطف دُنیا کے لُطفوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلق تھا اور وہ دائمی نہیں تھا۔ ایک انسان جاتا ہے اور ان چیزوں کو دیکھتا ہے۔ لطف اندوز ہوتا ہے اور کچھ دیر کے بعد وہ بھول جاتا ہے لیکن جماعت احمدیہ کے سٹال میں ابدی اور دائمی لطف اور سکینت کے سامان تھے۔ وہ لوگ جن کو وہاں آنے کی توفیق ملی جب انہوں نے تمام دنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم دیکھے اور ایک سو (۱۰۰) سے زائد زبانوں میں انہوں نے قرآن کریم کی منتخب آیات کے تراجم دیکھے، احادیث کے تراجم دیکھے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تحریروں کے تراجم دیکھے تو ان کے اندر ایک عجیب غیر معمولی شوق پیدا ہوا۔ ان کی آنکھوں میں چمک آئی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زبان بتائیں۔ وہ بھی ہے کہ نہیں۔ جب وہ زبان ان کو دکھائی جاتی تھی تو عجیب فرطِ طرب سے یوں لگتا تھا جیسے ایک بلب اچانک روشن ہو جائے اور بڑی گہری دلچسپی وہ لینے لگ جاتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں بہت سی کتابیں خریدی بھی گئیں۔ کچھ لٹریچر مفت بھی تقسیم کیا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ساری دنیا میں (دینِ حق) کا نور پھیلانے کا جو موقع جماعت کو وہاں ملا ہے یہ بہت بڑی سعادت ہے — اللہ تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالے۔

وہاں جا کر سٹال دیکھنے کا اور نمائش دیکھنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ سٹال کے منتظمین کے ساتھ اور سپین کی جماعت کے ساتھ اس سٹال سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ عام طور پر گزرتے گزرتے اتفاقاً کوئی شخص دیکھتا اور اس کے پاس وقت ہوتا تو وہ اندر آجاتا تھا۔ حالانکہ یورپ سے اور دیگر ممالک سے لوگ۔ اور خود سپین کے باشندے بھی اس کثرت سے وہاں آ رہے ہیں کہ گزشتہ دو مہینے کے اندر اندر ۶۰ لاکھ آدمی وہ نمائش دیکھ چکا ہے اور ساٹھ لاکھ میں سے کئی ایسے ہیں جو کئی کئی دن آتے ہیں کیونکہ بہت بڑی نمائش ہے تو اس میں سے ابھی جماعت کا حصہ جتنا چھوٹا سٹال ہے اس کی نسبت سے بھی نہیں ملا۔ یعنی آنے والوں کے مقابل پر جو نمائش میں آتے ہیں بہت کم لوگ اس سٹال پر آسکے ہیں یا استفادہ کر سکے ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ کس طرح خوبصورت اشتہار بنائیں اور اس میں یہی بات لکھیں کہ دنیا کے لطف لے رہے ہو۔ ایک ایسا لطف بھی لو جو پھر کبھی نہیں مٹے گا۔ ایک ایسی خوشبو بھی لگاؤ جس کو کوئی دھوبی اور کوئی لانڈری بھی دھو کر اسے زائل نہیں کر سکتا۔ جو مرنے کے بعد بھی جاری رہے گی (دینِ حق) کے پیغام کا یہ ایک چھوٹا سا سٹال ہے آؤ اور اس کو بھی دیکھو اس طرح مختلف لوگ جو QUEUE (قطار) میں گھنٹوں کھڑے رہتے ہیں۔ ان میں وہ اشتہار تقسیم کرو۔ لوگوں سے ملو۔ رابطے پیدا کرو تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمارے سٹال کی طرف توجہ دسیوں گنا زیادہ بڑھ سکتی ہے اور بھی بہت سے منصوبے بنائے گئے کہ کس طرح لوگوں کے دل جیتنے ہیں۔ کس طرح لوگوں کو لانا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو دعوت الی اللہ کے) اس سفر کے بعد اس سٹال سے استفادہ پہلے سے بہت بڑھ چکا ہوگا۔ اس کے علاوہ سپین میں کئی (دعوت الی اللہ کے) منصوبے بھی بنائے گئے اور ایک ایسا منصوبہ پیش کیا گیا جو اس سے پہلے ذہن میں نہیں آیا تھا اور اس کی جو کیسٹ ہے میں نے ہدایت کی ہے کہ وہ تمام ملکوں کے امراء کو بھجوائی جائے۔ وہ اپنے اپنے ملک کے حالات کے مطابق ان تدبیروں پر عمل کر کے دیکھیں جو اس میں بیان کی گئی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سب ملکوں میں (دعوت الی اللہ) کا ایک نیا انداز پیدا ہو جائے گا جو (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) بہت مفید ثابت ہوگا۔

سپین میں وقفِ عارضی کے لئے تازہ سہولتیں

سپین میں وقفِ عارضی کے متعلق میں اس سے پہلے بھی تحریک کر چکا ہوں لیکن وہاں وقفِ عارضی کے کوئی ایسے سامان مہیا نہیں تھے جس کے نتیجہ میں لوگ مطمئن ہو کر وہاں جا کر اپنے وقت کو بہترین مصرف میں لا سکتے اور پوری قیمت وصول کر سکتے۔ اس سلسلہ میں بھی ایک منصوبہ اس دفعہ سپین میں تیار کیا گیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اب (اللہ نے چاہا تو) واقفینِ عارضی جو سپین جائیں گے وہ واپس آ کر جو قصے سنائیں گے اس سے باقی لوگوں میں بھی تحریک پیدا ہوگی۔ کیونکہ جب ایک آدمی اپنے روحانی تجارب بیان کرتا ہے تو بسا اوقات اس کے گرد و پیش ماحول میں بہت زیادہ دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قادیان کے سفر سے واپس آنے والوں نے مختلف ممالک میں اپنے جو قصے سنائے ہیں تو بعض لوگوں کے مجھے خطوط موصول ہوئے ہیں اور بعضوں نے فون پر مجھ سے کہا کہ ایسی حسرت پیدا ہوتی ہے اور ہم ایسا پچھتا رہے ہیں کہ کاش سب کچھ خرچ کر کے بھی ہم وہاں پہنچ سکتے تو پہنچ جاتے اور یہ ایسا موقع ضائع ہوا ہے جو پھر کبھی ہاتھ نہیں آسکے گا لیکن وہ آئندہ جلسوں کے لئے بھی ابھی سے تیاری کر رہے ہیں تو جو آنکھوں دیکھا حال واپس آ کر سناتا ہے اس کا اور اثر پڑتا ہے۔ اس میں امید رکھتا ہوں کہ اب جو واقفین عارضی سپین جائیں گے وہ پہلے سے بہت بہتر حالات میں وہاں منظم طریق پر کام کر سکیں گے اور سپین کی جماعت کی ٹیم (TEAM) اس کام کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ وہ سارے سپین کے جائزے لے گی۔ ہر قسم کی معلومات ان کو مہیا کرے گی۔

ایک کمزوری جو بڑی نمایاں طور پر دکھائی دیتی تھی وہ یہ تھی کہ وقفِ عارضی کے لئے شرط ہے کہ واقفِ عارضی اپنے خرچ پر ٹھہرے، اپنے خرچ پر سفر اختیار کرے۔ اپنی رہائش کا انتظام کرے۔ اپنا کھانا خود پکائے۔ لیکن بیتِ بشارت پیدرو آباد کے پاس رہائش کی کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جو ہر آنے والے کے مزاج کے مطابق ہو اور بیت سے بہت دور ٹھہر کر وقفِ عارضی سے پورا استفادہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مشن کے ساتھ مضبوط رابطہ ہو۔ (مربی) انچارج سے ہدایات لے کر اس کی مرضی کے مطابق اگر کام ہو تو اس میں بہت زیادہ برکت پڑتی ہے لیکن اب اس کا یہ ایک حل خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہو گیا ہے کہ میرے گزشتہ سفر اور اس سفر کے دوران جماعت احمدیہ سپین نے بہت عظیم الشان وقارِ عمل کر کے (بیت الذکر) کے احاطہ میں ایک بنگلہ بنایا ہے اور جو انہوں نے اس نیت سے بنایا ہے کہ جب میں وہاں جاتا ہوں تو میرے لئے بھی ٹھہرنے کی جگہ بہت مشکل سے ملتی ہے لیکن میرے ساتھ جو سٹاف کے آدمی اور اپنا وقت وقف کر کے بعض دوسرے ساتھ جانے والے ہوتے ہیں ان کو بھی ٹھہرنے میں دقت پیش آتی ہے تو اس خیال سے انہوں نے میرے لئے ایک چھوٹا سا بنگلہ بنایا اور ساتھ جو دوہری عمارت تھی اس کی توسیع کی۔ اب اس میں کافی اضافے ہو چکے ہیں اور رہائش کے دفاتر کے انتظامات پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ (بیت الذکر) بھی خدا کے فضل سے بہت وسیع ہو گئی ہے تو جماعت سپین نے یہ ایک بہت عظیم تاریخی خدمت کی ہے۔ وہاں نوجوان محنت کر کے بہت مشکل حالات میں بسر اوقات کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مسلسل اتنی لمبی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ مالی لحاظ سے بھی بہت قربانی پیش کی گئی مگر جانی قربانی جو وقارِ عمل کی قربانی وہاں کی گئی ہے وہ غیر معمولی ہے۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ اس بنگلے کا ایک حصہ واقفینِ عارضی کے لئے رکھا جائے۔ سپین میں معمولی ہوٹل، ایسے ہوٹل جن میں ٹھہرنا گزر اوقات کے لئے بس ٹھیک ہے لیکن کوئی بہت زیادہ خوشکن نہیں ہوتا وہ روزانہ جتنا کرایہ وصول کرتے ہیں اگر ایک ہفتے کے لئے ایک خاندان سے اتنا وصول کیا جائے مثلاً اگر دو افراد وقفِ عارضی پر جا رہے ہیں اور کرایہ سو پونڈ ہفتہ ہو تو یہ تقریباً ۱۶ پونڈ روز کا ہو جائے گا میاں بیوی کے لئے فی کس روزانہ ۸ پونڈ جو ہے یہ سپین کے لحاظ سے زیادہ نہیں مگر اس میں بڑی بات یہ ہے کہ ساتھ بہت بڑا بیٹھنے والا کمرہ ہے۔ کھانے کا کمرہ الگ ہے، باورچی خانہ، بہت عمدہ ٹائیلٹ، الگ صحن، ہر لحاظ سے فرنیش (FURNISH)۔ اگر اس معیار کا ہوٹل وہاں تلاش کیا جائے تو پچیس تیس پاؤنڈ روزانہ خرچ پر وہ عمارت میسر آئے گی تو بہر حال یہ تحریک جدید ان سے طے کر لے گی۔ اگر واقفینِ عارضی کو سو پاؤنڈ ہفتہ آسان دکھائی دے تو وہ سو پاؤنڈ ہفتہ پر اس بنگلہ میں ٹھہر سکتے ہیں اور ساتھ بیٹھنے والے کمرے میں ان کے ایسے بچے سو سکتے ہیں جو گند کرنے والے نہ ہوں اور اتنے شریر نہ ہوں کہ ہاتھ سے نکلے جاتے ہوں اور ان کو سنبھال کر رکھنا ممکن نہ ہو۔ ایسے بچوں کو تو واقفین ساتھ نہ ہی لے کر جائیں تو بہتر ہے۔ مگر مہذب عقل والے بچے اور نسبتاً پختہ عمر کے بچے اگر ساتھ ہوں تو تین چار بچے زائد وہاں آرام سے سو سکتے ہیں۔ ہمارے بچے بھی اسی ڈرائینگ روم میں سوتے رہے یا اس کو فرنشڈ روم (FURNISHED ROOM) کہہ لیجئے وہاں سوتے رہے تو ایک فیملی سے اگر ایک بیس پچیس پاؤنڈ ہفتے کا کرایہ وصول کر لیا جائے تو اسے جماعت اپنے فائدہ میں استعمال کر لے گی اور وقف کی جو یہ شرط ہے کہ اپنے خرچ پر رہے وہ شرط بھی پوری ہو جائے گی اور باہر ٹھہرنے کی نسبت ہر قسم کی زیادہ سہولت یہاں میسر آئے گی اور اسی طرح (مربی) کی راہنمائی بھی میسر آئے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس تجربہ سے لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔

بہت سے احمدی احباب سیر و سیاحت کے لئے گرمی کی چھٹیوں میں باہر جاتے ہیں۔ اسی طرح سردی کی چھٹیوں میں جاتے ہیں۔ اگر وہ وقف کر لیں یا سیر و سیاحت کی نیت سے ہی جائیں تو ان کو بھی وہاں ٹھہرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اپنی سیر کے ساتھ خدمتِ دین کو بھی شامل کریں اور جس حد تک ممکن ہے دونوں کام بیک وقت سرانجام دیں تو اس بنگلے سے یہ ایک مستقل فائدہ پہنچ جائے گا اور اس کا جاری ثواب ان خدمت کرنے والوں کو بھی پہنچتا رہے گا جنہوں نے بڑی محنت سے اس بنگلے کو تیار کیا ہے۔

سپین سے اسلام کے خاتمے کا تجزیہ

اس کے علاوہ سپین سے متعلق میں یہ بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ جب بھی ہم وہاں جاتے ہیں اور بہت عظیم الشان پرانی عمارتوں کو دیکھتے ہیں تو بڑی حسرت سے اسلام کی ترقی کے اس دور پر نظر ڈالتے ہیں جس کے کھنڈرات باقی بچے ہوئے ہیں اور ان عظیم الشان سلطنتوں کی کامیابیوں سے متاثر ہوتے ہیں اور اُن ناکامیوں سے دکھ اٹھاتے ہیں جو کہ بالآخر وہاں اسلام کے صفایا پر منتج ہوئیں۔ لیکن ان عمارتوں کو دیکھتے ہوئے، ان شاندار محلات سے محظوظ ہوتے ہوئے ان کھنڈرات کی موجودہ حالت سے دکھ اٹھاتے ہوئے بہت کم ہیں جو حقیقتِ حال کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اسلام کی عظمت ان حکومتوں میں سمجھیں جو غیر ملکوں پر قائم کی گئیں تو اس لحاظ سے ہر وہ ملک جس نے مسلمان ممالک پر قبضہ کیا ہے اس کی عظمت کے بھی گیت گانے چاہئیں۔ انہوں نے بھی دوسری زمینوں پر جا کر مسلمان ممالک پر قبضے کئے تو کیا ان کا حق نہیں ہے کہ وہ عیسائیت کی عظمت کے گیت گائیں اور وہاں سے عیسائیوں کے نکل جانے پر کفِ افسوس ملیں اور دکھ محسوس کریں۔ اس سوچ میں کچھ ٹیڑھا پن ہے۔ کچھ غیر (دینی) سی بات پائی جاتی ہے وہ لوگ جو کسی ملک کے باشندے ہیں ان کا حق ہے کہ غیر قوموں کو جو اُن پر مسلط ہو جائیں، ان کو اپنے ملک سے باہر نکالیں۔ اگر ہندوستانی کا یہ حق تھا کہ انگریز کو باہر نکالے، اگر پاکستانی کا یہ حق تھا کہ انگریز کو باہر نکالے، اگر دنیا کی دوسری نوآبادیات اور کالونیز کا، سب کا یہ حق تھا جیسا کہ ہے، چین کا حق تھا۔ افریقہ کے تمام ممالک کا حق تھا کہ وہ غیر قوموں کو اپنی سرزمین سے باہر نکالیں تو یہ سوال ذہن میں اٹھتا ہے کہ اہلِ سپین کا کیوں حق نہیں تھا کہ وہ مسلمانوں کو جو غیر قوموں سے تعلق رکھنے والے تھے اور وہاں آکر بزورِ شمشیر مسلط ہوئے ان کو اپنے ملک سے نکال دیں تو اگر آپ نے اس سوچ کی راہیں نیشنلزم (NATIONALISM) کی راہیں بنا لیں۔ اگر آپ نے قومیت کے تصور سے متأثر ہو کر اپنے آپ کو ایک قوم کے طور پر سمجھا اور ان کھنڈرات پر ایک قوم کے نقصان کے طور پہ آنسو بہائے تو یہ سب جھوٹ ہے اور بے معنی ہے۔ اور بے حقیقت ہے اور انصاف کے تقاضے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قسم کی سوچوں کو بالکل ترک کر دیا جائے۔

دوسری ایک اور سوچ ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام اس ملک میں سات آٹھ سو سال تک رہا ہے لیکن کتنی بڑی بدنصیبی ہے کہ ظاہری طور پر اتنی عظیم عمارتیں بنانے کے باوجود جن کی عظمت اور شان و شوکت آج بھی دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کو بھی متأثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس طرح وہ وہاں سے حرفِ غلط کی طرح مِٹ گئے اور ہمیشہ کے لئے وہاں سے باطل کر کے نکال دیئے گئے کہ ان کے مذہب ان کی تہذیب کے کوئی نشانات وہاں دکھائی نہیں دیتے۔ سارا سپین کٹر کیتھولک عیسائی بن گیا اور مسلمانوں کا بحیثیت مسلمان وہاں سے نام و نشان مٹا دیا گیا۔ یہ واقعہ آناً فاناً نہیں ہوا۔ اسلام کو مٹاتے ہوئے اور مسلمانوں کو وہاں سے نکالتے ہوئے ان کو تقریباً دو سَو سال لگے۔ سوال یہ ہے کہ سات آٹھ سو سال میں اُن فاتح قوموں نے اسلام کو وہاں نافذ کرنے کے لئے کیا کیا۔ کیا یہ ممکن ہے اور عقلاً انسان اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ اسلام کا پیغام اس طرح پہنچایا جائے جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے ایک شدید مخالف عرب کو پہنچایا تھا اور پھر ان کی وساطت سے باقی دنیا کو پہنچایا اور اس سختی کے ساتھ ۸ صدیوں تک رد کیا جائے کہ ساری قوم کلیتہً اس سے نابلد رہے یہ ہو نہیں سکتا۔ کوئی ایسی بنیادی دینی خرابیاں ان لوگوں میں پیدا ہو چکی ہوں گی جن کے نتیجہ میں وہ دنیا کی عظمتوں کے سامنے ہی سرنگوں ہو گئے اور اسلام کو ظاہری زینت کا سبب تو بنا لیا لیکن دلوں میں انقلاب برپا کرنے کے لئے اسے استعمال نہیں کیا گیا۔ اس نقطۂ نگاہ سے جب میں نے اندلس کے محلات کو اس دفعہ دیکھا تو مجھے یہ دیکھ کر بہت ہی گہری تکلیف پہنچی کہ ایک طرف ہم اس بات کی لذت محسوس کرتے ہیں کہ ان محلات کو سجانے والوں نے نہایت ہی اعلیٰ فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے، نہایت باریک فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن کریم کی آیات کو قلعے پر لکھوکھہا بار کندہ کیا ہے۔ اتنی بار کندہ کیا ہے کہ لکھوکھہا کہنا ہرگز مبالغہ نہیں۔ ہو سکتا ہے ان تمام محلات میں جس طرح بار بار قرآن کریم کی آیات بھی اور لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہ اور اسی قسم کے دوسرے کلمات کندہ کئے گئے ہیں۔ کہ اگر یہ نقوش ایک کروڑ سے زائد نہیں تو ہرگز بعید از عقل نہیں ہے۔ ممکن ہے کئی کروڑ تک یہ بات پہنچ جائے کیونکہ صرف غرناطہ میں نہیں اور غرناطہ کے الحمراء میں ہی نہیں بلکہ دوسرے محلات میں بھی ہر جگہ اس فن کو دہرایا گیا ہے۔ مسجد قرطبہ میں بھی جا کر آپ دیکھیں مسلمانوں کے جو دیگر قلعے ہیں ان سب میں قرآنی آیات کو اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور حمد کے بعض کلمات کو اس خوبصورتی سے کندہ کیا گیا ہے کہ سات آٹھ سو سال گزرنے کے بعد بھی آج تک وہ اسی طرح موجود ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو نو سات آٹھ سو سال گزرنے کے بعد بھی آج تک وہ اسی طرح موجود ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو نو سات آٹھ سو سال گزرنے کے بعد بھی آج تک وہ اسی طرح موجود ہیں۔ ان میں ہر ایک کو نو سات آٹھ سو سال نہیں گزرے لیکن بعضوں کو ۵۰۰ سال گزرے ہیں، بعضوں کو ۷۰۰ سال یا آخری دفعہ جب مسلمانوں کو نکالا گیا ہے تو وہ ۱۴۹۲ء میں نکالا گیا تھا اُس کے بعد ۲۰۰ سال تک یعنی ۱۶۹۰/۹۲ تک کچھ آثار باقی رہے پھر مٹا دیئے گئے تو یہ عرصہ اور اس سے پہلے کے جو عرصے ہیں مثلاً عبدالرحمٰن ثالث جنہوں نے اس فن کو فروغ دیا ہے اور سپین میں دنیاوی طور پر جو سب سے زیادہ عظمتیں حاصل کی گئی ہیں وہ ان کے دور میں یعنی عبدالرحمٰن ثالث کے دور میں حاصل کی گئی ہیں۔ یہ دور دسویں صدی کے آخر اور گیارھویں صدی کے آغاز سے تعلق رکھتا ہے تو اس زمانے کی تحریریں بھی اسی طرح چمک رہی ہیں۔ پس چند سو سال پہلے کی ہوں یا سات آٹھ سو سال پہلے کی تحریریں ہوں بالکل یوں لگتا ہے کہ جیسے انہیں آج نقش کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

میں یہ سوچتا رہا کہ انسان ظاہری طور پر استقرار کو دیکھ کر واقعۃً کتنا مرعوب ہو جاتا ہے اور اگر یہ کوشش کی جاتی کہ یہ تحریریں دلوں پر کندہ ہو جائیں اور تمام اہلِ سپین کے دلوں پر لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہ لکھا جاتے تو یہ تحریریں ایسی انمٹ تحریریں ثابت ہوتیں کہ قیامت تک چلتی رہتیں۔ بظاہر پڑھی نہ جاتیں لیکن خدا کی تقدیر یہ ثابت کر دکھاتی ہے کہ یہ وہ تحریر ہے جو دل پہ ایک دفعہ نقش ہو جائے تو پھر مٹائی نہیں جا سکتی۔ ایسے لوگوں کی گردنیں تو تلوار سے کاٹی جا سکتی ہیں مگر دلوں پر (نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے) یا لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہ کی کندہ ہوئی تحریریں مٹائی نہیں جا سکتیں۔ نسلاً بعد نسلٍ چلتی ہیں اور چلتی چلی جاتی ہیں تو یہ سوچتے ہوئے میں بہت ہی گہرے غم میں مبتلا ہو گیا اور میں نے سوچا کہ اب اس (عظیم کوشش) کو لازماً جاری رکھنا ہے اور آگے بڑھاتے چلے جانا ہے۔ ایک دو دفعہ تحریک کرتا ہوں تو کچھ لوگ لبیک کہتے ہیں۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد دوسرے کاموں میں مشغول ہو کر میری نظر دوسری طرف چلی جاتی ہے تو احباب کی توجہ بھی دوسرے کاموں کی طرف پھر جاتی ہے۔ (امام جماعت) تو ایک قبلہ نما کی حیثیت رکھتا ہے۔ جدھر وہ منہ کر لیتا ہے ساری جماعت رفتہ رفتہ اسی طرف منہ کر لیتی ہے لیکن یہ وہ قبلہ نما ہے جسے ہر اس قبلہ کی طرف منہ کرنا ہوگا جس کی طرف توحید بلا رہی ہے اور توحید کی عظمتوں کے تقاضے ہیں کہ ان قبلوں کو بار بار نظر کے سامنے رکھا جائے

——— جس طرف بھی تم رخ کرو گے وہیں تم خدا کو پاؤ گے تو ان معنوں میں توحید کے قبلے ہمارے چاروں طرف پھیلے پڑے ہیں اور ہر قبلے کا اپنا ایک محاذ ہے اور ہمیں جماعت کو بار بار یاد دہانی کرانی پڑے گی کہ اس محاذ کی طرف بھی رُخ کرو اور خدا کی خاطر یہاں بھی سعی کرو اور اس محاذ کی طرف بھی رُخ کرو اور خدا کی خاطر یہاں بھی سعی کرو اور تیسرے اور چوتھے اور پانچویں اور چھٹے اور ساتویں محاذ کی طرف بھی رُخ کرو کیونکہ ہر طرف ایک ہی خدا کا قبلہ ہے جس کی طرف منہ کرتے ہوئے تم نے (عظیم کوشش) کرنا ہے۔ پس سپین کی دینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشش) کو بھی بھلانے نہیں دیتا۔ اسے نظر انداز نہیں کرنا۔ کسی ایسی فائل میں اسے دفن نہیں کرنا جس کی طرف پھر ما نوں نظر نہیں پڑتی۔ بار بار یاد کروانا میرا کام ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ بار بار اس یاد دہانی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ دلوں میں تحریک پیدا فرمائے گا۔ اور نئے واقفین بڑے عزم اور ولولے کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کریں گے۔ پس اہل یورپ کے لئے خصوصیت سے ایک بہت اچھا موقع ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اب وہاں ٹھہرنے کی ایسی سہولت مہیا ہو گئی ہے کہ مارکیٹ ریٹ پر ویسی سہولت آپ کو اتنی کم قیمت پر میسر نہیں آ سکتی اور جو (بیت الذکر) کے پاس ٹھہرنے کا لطف ہے وہ اس کے سوا ہے یعنی ان سب باتوں پر اضافہ ہے۔ وہاں سے آپ کو وقفِ عارضی کے نئے پروگرام ملیں گے اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے باقاعدہ ایک منصوبہ ان کو سمجھایا گیا ہے جس کے نتیجہ میں اب جب واقفینِ عارضی وہاں پہنچیں گے تو ان کو اپنے سامنے ایک ٹھوس پروگرام دکھائی دے گا اور اس کے لئے ہر قسم کی ضرورتیں ان کو مہیا کی جائیں گی یعنی لٹریچر وغیرہ کی، معلومات کی سہولت اور اس وقت تک (اللہ نے چاہا تو) بعض علاقوں میں ہمارے بعض ایسے رابطے بھی قائم ہو چکے ہوں گے کہ واقفینِ عارضی جب وہاں جائیں تو اپنے آپ کو بالکل اجنبی علاقوں میں نہ پائیں بلکہ احمدیت سے تعلق رکھنے والے اور (دینِ حق) سے محبت رکھنے والے کچھ گھرانے وہاں پہلے سے موجود ہوں جو اُن کی تائید کریں اور ان کی نصرت کریں تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ اس نئے پروگرام سے سپین میں (اللہ نے چاہا تو) زندگی کی ایک نئی لہر دوڑے گی۔

سپین کے مخلص مقامی احمدی

جب میں پچھلے دورہ پر گیا تھا تو اس وقت جو احمدی ہوئے تھے وہ اللہ کے فضل کے ساتھ بہت ہی ثابت قدم ہیں اور ان میں سے بعض تو ایسے ہیرے اور جواہر بن کر چمکے ہیں کہ بار بار رشک کے ساتھ میں ان کا ذکر کرتا رہا۔ اپنے گھر میں بھی ذکر کرتا رہا۔ ایک عورت سولیداد جو ملک کی ایک مشہور شاعرہ تھی وہ احمدی ہوئی۔ اس نے جماعت کے لٹریچر کا مسلسل اپنی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور نہایت اعلیٰ زبان ہے۔ اور دن رات وہ خدمت میں مصروف رہتی ہے۔ خود ہی ترجمے کرتی ہے۔ پھر انہیں ٹائپ کرتی ہے اور اُسے احمدیت (-) سے ایسی محبت ہے کہ وہاں مجالس میں بھی جب میں عیسائیت اور (دینِ حق) کے موازنے کرتا تھا یا اور ایسی باتیں بیان کرتا تھا تو اس پر جب نظر پڑتی تھی تو یوں لگتا تھا جیسے (دینِ حق) کے عشق میں وہ پگھلی جا رہی ہے۔ ان کے دو بچے بھی ہیں جو بیمار اور معذور بچے ہیں مگر اس کے باوجود یہ اتنا وقت خدمتِ دین کے لئے نکالتی ہے۔

ایک اور صاحب تھے جو فرنیچر کی ایک بڑی دکان کے مالک تھے وہ بھی اس دفعہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے تین دن کے قریب وہاں قیام کیا اور اُن کی حالت میں بھی میں نے بہت غیر معمولی پاک تبدیلی دیکھی تو اُمید ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) اہلِ سپین اب پہلے کی نسبت بڑھ کر (دینِ حق) کی آواز پر لبیک کہیں گے ماحول ایسا دکھائی دیتا ہے۔ میں نے سوال و جواب کی جتنی مجالس وہاں منعقد کی ہیں ان سے میں سمجھتا ہوں کہ اب ان لوگوں میں بہت جلد تبدیلی کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ ایک مجلس میں عیسائیت کو خالصۃً عقلی لحاظ سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا اور مجھے ڈر تھا کہ وہ چونکہ ایک لمبے عرصہ سے متشدد عیسائیوں کا ملک رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے وہ ناراض ہو جائیں۔ بعض لوگ ناپسندیدگی کے اظہار کے طور پر مجلس سے اُٹھ کر چلے جائیں لیکن ہر موضوع پر تفصیلی بحث کے بعد جب میں سوالات کا موقع دیتا تھا تو اکثر سر جھکے رہے۔ اور اگر کسی نے سوال کیا بھی تو وہ اس کا جواب سنتے ہوئے بہت جلدی تائید میں سر ہلانے لگ گیا۔ اور جب وہ دو روزہ مجالس اپنے اختتام کو پہنچیں اور میں نے پھر اعلان کیا کہ کوئی سوال کرنا ہو تو اب پھر بتائیں تو کوئی شخص بھی کوئی سوال پیش نہ کر سکا۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ سب مطمئن ہیں۔ بعض خاندان بطور خاندان آئے ہوئے تھے۔ وہ ایک مجلس کے بعد دیر تک وہاں رہے۔ وہیں کھانا کھایا اور بہت گہری دلچسپی لیتے رہے۔ تو اس لئے یہ مشاہدہ تو میں خود کر چکا ہوں کہ سپین میں بڑی تیزی سے تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ (دینِ حق) کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اور اُمید ہے کہ واقفینِ عارضی بھی (اللہ نے چاہا تو) اس عظیم موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔ درخت کبھی ایسی حالت میں بھی ہلائے جاتے ہیں کہ پھل نہیں ہوتا۔ کبھی ایسی حالت میں بھی کہ پھل کچا ہوتا ہے اور کبھی ایسی حالت میں بھی کہ پھل پکا ہوتا ہے۔ ہم بچپن میں جب شکار وغیرہ پر جاتے تھے تو کئی دفعہ بیریوں کو ہلاتے تھے۔ پھل جب کچے ہوتے ہیں تو وہ اُترتے نہیں۔ اور اگر اُترے بھی تو کوئی تلخ پھل ہاتھ آتا ہے لیکن جب پھل تیار ہو تو ذرا سا جھکورا دینے سے ہی اس کثرت سے پھل گرتا ہے کہ انسان سے سنبھالا نہیں جاتا تو مجھے لگ رہا ہے کہ اب اللہ کے فضل کے ساتھ بہت سے ممالک میں پھل پکنے لگے ہیں۔ اور ہمیں ان کو جھنجھوڑ کر پھل اکٹھا کرنے والے کثرت سے درکار ہیں۔ جب پھل پکنے کا وقت آتا ہے تو پھل کا سنبھالنا واقعۃً مشکل ہو جاتا ہے۔ اہلِ یورپ جانتے ہیں کہ جب یہاں چیریز (CHERRIES) کے پکنے کا وقت آتا ہے تو زمیندار کس طرح بڑے بڑے بورڈ لکھ کر لگا دیتے ہیں کہ آؤ جتنا چاہتے ہو توڑ کر خود کھاؤ اور جتنی لے کر جاؤ گے صرف اس کے پیسے لیں گے ان کو پتہ ہے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پھل ان سے سنبھالا نہیں جا سکتا تو یہ پھل تو بہت قیمتی ہے۔ اس پھل کے لئے ہمیں کثرت سے ایسے واقفینِ عارضی چاہئیں جو اس پھل کی لذتوں سے خود بھی وہاں مستفید ہوں اور یہ ایسا پھل ہے جس کو جتنا کھائیں گے اتنا ہی بڑھتا رہے گا۔ اور دائمی ہوتا رہے گا۔ یہ ایسا پھل نہیں جسے کھا کر آپ ختم کر سکیں۔ لیکن سنبھالنا ضروری ہے۔ پس اس کو سنبھالنے کے لئے وہ خاندان جن میں سیر کا بھی اور خدمتِ دین کا بھی جذبہ ہے ان کے لئے ایک بہترین موقع ہے۔

روس میں مثبت نتائج کی خوشخبریاں

آخری چند منٹ میں میں روس کے متعلق بھی کچھ توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خدا کے فضل سے اب روس میں بہت تیزی سے احمدیت میں دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اور جتنے وفد یہاں سے گئے ہیں وہ بہت ہی مثبت نتائج کی خوشخبریاں دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر وفد کے دورہ کے دوران بڑے بڑے اچھے رابطے پیدا ہوئے اور اس دفعہ جب مولوی منیر الدین صاحب شمس گئے ہیں تو کئی جگہ باقاعدہ ٹھوس جماعتیں پیدا ہوئی ہیں۔ بڑے اچھے اچھے صاحبِ اثر لوگ احمدیت سے مستقلاً وابستہ ہوئے ہیں اور وہاں جا کر پتہ چلا ہے کہ کس طرح غیر معمولی طور پر احمدیت کا پیغام قبول کرنے کے لئے وہاں صلاحیت موجود ہے۔ بعض لوگوں نے اپنے طور پر جماعت کا لٹریچر وہاں پھیلانا شروع کیا ہے۔

U.S.S.R یعنی یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلک جو پہلے ہوا کرتی تھی۔ اب یہ ٹکڑوں میں بٹ چکی ہے یا عملاً ٹکڑوں میں بٹ چکی ہے۔ اس کو ہم باہر کی زبان میں رشیا (RUSSIA) کہتے ہیں۔ حالانکہ رشیا ان میں سے صرف ایک ریاست کا نام ہے تو جب میرے منہ سے رشیا نکلے تو مراد یہ ساری ریاستیں ہیں۔ ان میں جو مسلمان ریاستیں ہیں ان میں تو اس پیغام کے نتیجہ میں ایسا مثبت ردِ عمل دکھایا گیا ہے کہ کئی اخبارات نے فوری طور پر اپنے اخبارات میں اسے شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور روس یعنی جو واقعۃً رشیا ہے اس میں بھی ایک وسیع چھپنے والے اخبار نے بڑے شوق سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں یہ پیغام اپنے ملک کے لئے شائع کروں گا اور سب کا یہ ردِ عمل تھا کہ اہلِ روس کو اس کی شدید ضرورت ہے۔

واقفینِ عارضی کے لئے سہولتیں

وہاں جو جائزے لئے گئے ہیں ان کے نتیجہ میں واقفینِ عارضی کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ بنتی تھی کہ اگر وہ مثلاً ماسکو جا کر ٹھہریں یا لاعلمی کی حالت میں سفر کریں حکومت کا قانون ایسا ہے کہ باہر کے مسافر کو بہت زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ یعنی ماسکو میں روزانہ ۱۳۰، ۴۰ (ایک سو تیس، چالیس) ڈالر روزانہ پر ہوٹل ملے گا اور لازماً اس کو یہ بیرونی کرنسی میں ادا کرنا ہوگا تو یہ اکثر واقفینِ عارضی کی توفیق سے باہر بات تھی۔ اس کا حل یہ کیا گیا ہے کہ ماسکو میں ہم نے اپنا ایک فلیٹ لے لیا ہے۔ اس فلیٹ کو بھی اسی طرح جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بہت سستے کرایہ پر واقفینِ عارضی کے لئے پیش کیا جائے گا۔ جس نے وقف کرنا ہو وہاں جائے۔ وہاں ہم نے مستقل سٹاف بھی مقرر کر لیا ہے۔ ایک اچھا انگریزی سمجھنے والا، اچھا روسی زبان بولنے والا سکالر جماعت نے وہاں باقاعدہ ایمپلائے (EMPLOY) کر لیا ہے۔ وہ اس فلیٹ میں موجود ہوگا اور آپ کی ہر قسم کی راہنمائی بھی کرے گا اور اس کی وساطت سے دوسری جگہ جو ہمارے روابط ہوئے ہیں وہاں تک پہنچنا آسان ہوگا۔ کم سے کم روپیہ خرچ کر کے سفر کرنے کے متعلق وہ ہر قسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مدد کرے گا اور اس کے لئے یہاں بھی معلومات اکٹھی کی جا چکی ہیں۔ یعنی وہ صاحب اگر وہاں ہوں یا نہ ہوں اس سے قطع نظر فلیٹ کی چابی یہاں تبشیر سے حاصل کریں اور وقفِ عارضی کا گروپ سیدھا ماسکو جا کر تسلی سے ٹھہرے۔ اگر وہ بیس ڈالر روزانہ پر کمرہ لے لیں تو کہاں یہ بیس ڈالر اور کہاں ڈیڑھ سو ڈالر روزانہ۔ اور اگر کسی میں توفیق کم ہو تو اس سے بھی سستا کیا جا سکتا ہے۔ مگر سستا کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ جماعت نے تو مستقلاً اس پر خرچ کیا ہے۔ اس کی بجلی، پانی وغیرہ ہر چیز کا خرچ ہوگا۔ گیس کی سہولت ہے۔ ٹیلیفون کی سہولت ہے، سنٹر ہیں واقع ہے۔ اگر اس قسم کی سہولت کا مکان وہاں کرایہ پر عارضی پر لے تو اُسے روزانہ دو اڑھائی سو ڈالر دینے پڑیں گے۔ بہرحال یہ روپیہ زیرِ بحث نہیں ہے۔ میں تو یہ سمجھا رہا ہوں کہ واقفینِ عارضی کی سہولت کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ کم سے کم خرچ پر ان کا سفر مکمل ہو اور زیادہ سے زیادہ معلومات ان کو سفر اختیار کرنے سے پہلے مہیا کر دی جائیں۔ اس سلسلہ میں لمبی محنت کے بعد اب ہم نے تبشیر میں بہت سی معلومات اکٹھی کر لی ہیں۔ بہت سے روابط اور ان کے پتہ جات اکٹھے کر لئے گئے ہیں۔ روسی زبان میں لٹریچر شائع ہو چکا ہے اور مزید ہو رہا ہے۔ اور جتنا شائع ہوا ہے۔ بہت ہی مفید پایا گیا ہے تو اب ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر اور ہر قسم کے سامانوں سے مرصّع ہو کر واقفین روس جا سکتے ہیں اور مختلف علاقوں میں جا کر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمتِ دین کا کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

روس کی معاشی بدحالی دور کرنے کی بھی کوشش کریں

اس ضمن میں ایک آخری بات میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ وہاں رابطوں کے لئے ہمیں (دعوت الی اللہ) کے علاوہ بھی کچھ باتیں کرنی ہوں گی۔ روس اس وقت خطرناک اقتصادی بدحالی کا شکار ہے اور باہر کی دنیا سے جو تاجر جا رہے ہیں وہ اکثر لوٹنے کی نیت سے جا رہے ہیں۔ میں احمدی تاجروں کو یا واقفینِ عارضی کو جو تاجر نہ ہوں دعوت دیتا ہوں کہ اگر وہ وہاں جا کر کچھ تجارتی رابطے قائم کر سکتے ہوں تو اس کے کئی فوائد ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو سفر خالصۃً دین کے لئے اختیار کیا گیا ہو اگر اس کے نتیجہ میں دنیا بھی حاصل ہو جائے جو پھر دین کی خدمت میں استعمال ہو تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور وہاں اس کے بہت مواقع ہیں۔ جو معلومات ہمیں میسر آسکی ہیں وہ ہم نے اکٹھی کی ہیں اور تاجر، انڈسٹریلسٹ (INDUSTRIALIST) اور اس قسم کے دوست جو مثلاً ہوٹل کا کام جانتے ہوں ان کے وہاں جا کر ذرائع معاش حاصل کرنے کے بہت مواقع ہیں اور حاصل کرنے سے زیادہ مہیا کرنے کے بہت مواقع ہیں اور مجھے اس وقت دوسرے حصے میں زیادہ دلچسپی ہے۔ اگر احمدی تاجر اس نیت سے وہاں روابط پیدا کرے اور احمدی کارخانہ دار اس نیت سے وہاں کارخانے بنائے اور ریسٹورانٹ کا تجربہ رکھنے والے احمدی اس نیت سے وہاں ریسٹورانٹ کھولیں کہ مقامی طور پر لوگوں کی اقتصادی حالت بہتر بنائی جائے تو جہاں احمدیت قائم ہو چکی ہے وہاں احمدیوں کو خدا کے فضل سے بہت سی مالی سہولتیں حاصل ہو جائیں گی اور انتہائی غربت کی حالت میں بھی ان لوگوں نے چندے شروع کئے ہیں تو اگر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت سے ان کو دین کے علاوہ دنیا بھی مل جائے تو بہت بڑا استحکام حاصل ہوگا اور ان کو دیکھ کر دوسرے لوگوں کی توجہ بھی پیدا ہوگی اور جب بھی آپ ایسے ملک سے تجارت کرتے ہیں۔ جیسا روس اس دور میں ہے تو اس میں تجارت کرنے والے کے لئے نقصان کا کوئی احتمال نہیں رہتا۔ کچھ نہ کچھ فائدہ اس کو ضرور پہنچے گا لیکن اگر آپ اپنے فائدہ کو پیشِ نظر نہ رکھیں اور دین کی خاطر ضرورت مند لوگوں کے فائدے کو پیشِ نظر رکھیں تو دنیا کا فائدہ تو ہوگا ہی، روحانی طور پر عاقبت کا فائدہ بہت ہوگا۔ اس دنیا میں بھی آپ کی عاقبت سنورے گی اور اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا عقبیٰ سنور جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ ان دونوں تحریکوں میں بھرپور حصہ لیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ جو واقفینِ عارضی دیر سے منتظر تھے وہ اب میدان میں، جھونکنے کا لفظ میں بول رہا تھا پھر رک گیا لیکن اب پھر میں اس نیت سے کہتا ہوں کہ اگر یہ خدا کی خاطر بھٹی ہے تو ہمیں اپنی جان، مال، عزتیں واوقات اس میں جھونک دینی چاہئیں لیکن یہ بھٹی ایسی بھٹی ہے جسے خدا تعالیٰ نے گلزار بنانے کا قصد کیا ہوا ہے۔ اس لئے بے دھڑک ہو کر اس میں چھلانگیں لگائیں۔ آپ یقیناً اسے گلزار پائیں گے اور خدا کی رضا کی ابدی جنتیں حاصل کرنے کی جگہ آپ کو میسر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقینِ عمل

میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا۔ کہ ایک دفعہ میں باہر سفر میں تھا کہ میرے لئے ایک دوائی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ قریب ہی ہسپتال تھا۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب وہاں دوا لینے گئے۔ سول سرجن صاحب جو اس وقت ہسپتال میں موجود تھے۔ انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ انہیں ہسپتال میں لے آئیں۔ میری مدت سے یہ خواہش تھی کہ انہیں دیکھوں۔ اس طرح میں اپنی خواہش کو بھی پورا کر سکوں گا۔ اور انہیں دیکھ کر کوئی نسخہ بھی تجویز کر دوں گا۔ چنانچہ میں گیا اور اس نے دیکھنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کو ایک نسخہ لکھوایا۔ جس میں صرف تین دوائیں پڑتی تھیں۔ ایک ٹنکچر نکس وامیکا تھی۔ دوسرا سوڈا بائی کارب اور تیسری دوائی مجھے یاد نہیں رہی۔ اس نے کہا کہ یہ نسخہ تیار کر کے انہیں استعمال کروایا جائے۔ پھر وہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف مخاطب ہوا۔ اور ان سے کہنے لگا میں نے فلاں دوائی کے اتنے قطرے لکھے ہیں۔ اور فلاں دوائی کی مقدار اتنے گرین لکھی ہے۔ میں بوڑھا ہونے کو آ گیا ہوں اور چند مہینوں میں ریٹائر ہونے والا ہوں میں نہیں بتا سکتا کہ ایک دوا کے اتنے قطرے میں کیا نسبت ہے۔ اور دوسری دوا کے اتنے گرین ہونے میں کیا نسبت ہے مگر یہ یاد رکھیئے کہ اگر آپ میرے نسخہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو قطرے اور گرینوں میں کوئی فرق نہ کیجئے یہ نسبت اگر قائم رہے گی تو نسخہ فائدہ دے گا اور اگر آپ نے نسبت قائم نہ رکھی تو پھر میں اس نسخہ کے مفید ہونے کا ذمہ دار نہیں۔ اگر آپ پوچھیں کہ ان دواؤں کی مختلف نسبتوں میں کیا حکمت ہے تو یہ میں بتا نہیں سکتا مگر میرا ہمیشہ کا تجربہ ہے کہ یہی نسبت اگر اس نسخہ میں قائم رکھی جائے تو فائدہ ہوتا ہے ورنہ نہیں ہوتا۔ اب اس نسخہ کی دواؤں اور ان کی نسبت میں کوئی حکمت ضرور تھی اور اس ڈاکٹر کا وسیع تجربہ یہی بتا رہا تھا۔ کہ اگر اس نسبت کو قائم رکھا جائے تو فائدہ ہوتا ہے اور اگر قائم نہ رکھا جائے تو فائدہ نہیں ہوتا مگر وہ بتا نہیں سکتا تھا کہ اس میں کیا حکمت ہے اور اس نے ڈاکٹر صاحب کو بار بار کہا کہ اس نسخہ کے اجزاء کے اوزان میں کمی بیشی نہ ہو کیونکہ اسی نسبت سے ہزاروں لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اگر اس نسبت کو قائم نہ رکھا جائے تو فائدہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بعض باتوں کی حکمت کی کنہ انسان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ مگر بہرحال جب ان باتوں کے فوائد ظاہر ہوں تو انسان حکمت معلوم کرنے کے جنون میں فائدہ چھوڑنے کے لئے تیار ہونے لگتا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا ہی لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ تم نے کبھی کسی باپ کو نہیں دیکھا ہوگا جس کی اپنے بیٹے سے محبت اس لئے کم ہو گئی ہو کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کی تلی کہاں ہے اور اس کا معدہ کہاں ہے اور اس کا جگر کہاں ہے اور اس کے پھیپھڑے کہاں ہیں۔ ہزاروں لاکھوں زمیندار ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ انسان کا دل کہاں ہوتا ہے۔ اس کا گردہ جگر معدہ اور پھیپھڑے کہاں ہوتے ہیں۔ شائد تم میں سے کئی اپنے دل میں کہتے ہوں گے کہ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ دل کہاں ہوتا ہے اور جگر کہاں ہوتا ہے اور تلی کہاں ہوتی ہے اور معدہ کہاں ہوتا ہے مگر میں تمہیں بتاؤں کہ اگر تم کسی ڈاکٹر کے سامنے کہو کہ جگر یہاں ہوتا ہے اور معدہ یہاں تو وہ فوراً تمہیں بتا دے گا کہ تم غلط کہتے ہو تم ان لوگوں کو جانے دو جو جانتے ہی نہیں کہ معدہ تلی جگر گردہ اور پھیپھڑے وغیرہ کہاں ہوتے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا علم ہے میں نے دیکھا ہے کہ ان میں دس میں سے نو انتڑیوں کی جگہ کو معدہ سمجھتے ہیں یعنی کولون جو بڑی انتڑی ہوتی ہے ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ اسی کو معدہ سمجھتا ہے اور دل میں یہ خیال کر کے خوش رہتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ڈاکٹری میں بھی جانتا ہوں۔ وہ ہمیشہ انتڑیوں کی جگہ کو معدہ سمجھتا ہے۔ اور ہاتھ رکھ کر کہتا ہے میرے معدے میں درد ہو رہا ہے۔

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ میں ہوا میں نمی اور ٹھنڈک کے باوجود حبس اور گرمی کا سلسلہ جاری ہے ۔ آج بھی وقفے وقفے سے بجلی کی رو میں تعطل پیدا ہو رہا ہے ۔

○ چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان واقع پل کی مرمت دو تین دن تک مکمل ہو جانے اور دونوں پلوں کو باقاعدہ ٹریفک کے لئے کھول دیئے جانے کے امید ہے ۔ سردست کاریں گزرنے کی اجازت ہے ۔

○ وزیر اعظم نے پنجاب مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے پنجاب اسمبلی کے مسلم لیگی ارکان کا اجلاس ۲۸ جولائی کو اسلام آباد میں طلب کر لیا ۔ یہ اجلاس یوم آزادی کے پروگرام کے سلسلہ میں بلایا گیا ہے ۔ جس میں دیگر اہم امور کے بارے میں اہم فیصلے کئے جائینگے ۔

○ سابق وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہر چیز "پیک اپ" ہو جائے ۔ اور نئے الیکشن ہوں ۔

○ سندھ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر عطا محمد مری نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے ۲ اگست تک اسمبلی کا اجلاس نہ بلایا تو میں اپوزیشن کی درخواست کی بنیاد پر اجلاس بلانے کا حکم جاری کر دونگا ۔

○ قائد آباد (کراچی) میں السیّد سنٹر اور اس کے آس پاس قانون نافذ کرنے والے ادارے نے چھاپے مار کر ۷ افراد کو گرفتار کر لیا ۔ اور خود کار ہتھیار برآمد کر لئے ۔ ملزموں نے السیّد سنٹر میں ٹارچر سیل بھی بنا رکھا تھا ۔ ملزمان کا تعلق الذوالفقار تنظیم اور پنجابی پختون اتحاد سے بتایا گیا ہے ۔

○ اے پی سی کے کنوینر نوابزادہ نصر اللہ خان ۔ سابق وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی ۔ مسٹر عبد الحفیظ پیرزادہ ملک غلام مصطفیٰ کھر اور مولانا کوثر نیازی موجودہ حکومت کے خاتمہ کے لئے عوامی دباؤ بڑھانے کے سلسلہ میں ملک گیر اور مؤثر احتجاجی تحریک شروع کرنے پر متفق ہو گئے ہیں ۔ اور اس سلسلہ میں لائحہ عمل کی تیاری کے لئے بہت جلد اے پی سی کا اجلاس طلب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سی بی آر کو فروخت کرنے سے حکومت خود مختاری کے حق سے محروم ہو جائے گی ۔

○ آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن نے ہر ہفتے میں ایک دن احتجاج کرنے کا اعلان کیا ہے ۔

○ اقوام متحدہ نے عراق کی بات مان کر معائنہ ٹیم سے امریکی اور برطانوی ارکان کو نکال دیا ہے ۔ عالمی ادارہ عراق کے وقار کو ملحوظ خاطر رکھنے پر رضامند ہو گیا ہے ۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ اب عراق بھی وزارت زراعت کی عمارت کو معائنہ کے لئے کھول دے گا ۔

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر فاروق لغاری نے الزام لگایا ہے کہ ایک بااثر وفاقی وزیر نے دو ہفتوں میں ۱۲ کروڑ روپے لندن منتقل کئے ہیں ۔

روزنامہ الفضل ۔ ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

بقیہ: صفحہ ٦ سے آگے

حالانکہ وہ درد معدے میں نہیں بلکہ انتڑی میں ہوتا ہے تو تعلیم یافتہ طبقہ کو بھی صحیح طور پر ان اعضاء کا علم نہیں ہوتا ۔ کجا یہ کہ غیر تعلیم یافتہ طبقہ کو ان باتوں کا علم ہو ۔ مگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ اس علم کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ کہہ دے کہ میں اس وقت تک اپنے بیٹے سے محبت نہیں کر سکتا جب تک اس کا پیٹ چاک کر کے یہ دیکھ نہ لوں کہ اس کا معدہ کہاں ہے اور جگر کہاں ہے اور تلی کہاں ہے اور پھیپھڑے کہاں ہیں پھر جب اپنے بیٹے کے متعلق انسان ایسی باتوں میں نہیں پڑتا تو خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق کیوں آپریشن کرنا چاہتا ہے اور کیوں یہ خیال کرتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق میرا فلاں فلاں سوال حل نہ ہو جائے اس وقت تک میرا دل اس سے محبت نہیں کر سکتا ۔ اگر خدا تعالیٰ کے بے شمار احسانات انسانوں پر ثابت ہو جائیں ۔ اگر یہ واضح ہو جائے کہ انسان کو ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کی ضرورت ہے اگر اس کے قرب کی راہیں ثابت ہو جائیں اگر عرفان اور محبت الٰہی کی ضرورت انسان پر واضح ہو جائے اور اگر یہ بات کھل جائے کہ ہر انسان اس بات کا محتاج ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے تو پھر انسان کو اس بات سے کیا کہ ہمارا خدا تعالیٰ ازلی ابدی کیونکر ہوگا وہ غیر محدود کس طرح ہوگا اس نے نیست کو ہست کس طرح کر دیا ۔ تم ان باتوں کو چھوڑ دو ۔ ان کا محبت الٰہی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ کسی انسان کی یہ طاقت ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا اندرونی اسرار کو معلوم کر سکے تو ہر بات کی حکمت سمجھنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ محبت کے لئے صرف اس قدر معرفت ضروری ہے کہ انسان کو وہ محاسن اور خوبیاں معلوم ہو جائیں جو اس کے محبوب کے اندر ہوں اسے اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ یہ بھی دیکھے کہ اس کے محبوب کا جگر کہاں ہے اور معدہ اور گردے اور پھیپھڑے کہاں ہیں ۔ مگر پھر بھی بعض دفعہ اللہ تعالیٰ ایسی باتوں سے اس کو سمجھا دیتا ہے جن کی حکمتیں معلوم کرنے کی محبت اور معرفت کے لئے ضرورت نہیں ہوتی ۔ اور نہ ان حکمتوں کا اس سے کوئی تعلق ہوتا ہے ۔

قدیمی ۔ اولین ۔ شہرہ آفاق
حب اٹھراء
سو گولی تیس روپے ۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے
نپیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے
زوجام عشق
تیس گولی ۹۰/- روپے
مشہور دواخانہ جسڑ گوجرانوالہ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

جدید فیشن کے ساتھ روایتی زیورات
شریف جیولرز
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۷۱۷
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کے لئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے
الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کیئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
فون: ۵۴۳

تریاقِ اٹھراء
اٹھراء کے کامیاب علاج کیلئے فی کورس -/۵۰ روپے
نورِ نظر مشہورِ عالم گولیاں
اولاد نرینہ کیلئے۔ فی کورس -/۵۰۰ روپے
زدجامِ عشق ۔ 1
مکمل کورس ۶۰ گولی۔ فی کورس -/۶۰۰ روپے
(رجسٹرڈ)
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
فون دواخانہ: ۵۳۸ فون گھر: ۳۳۸

السفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ ۱۹۷۸ء پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ فون نمبر ۵۹۲
داخلہ جاری ہے
ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ الیکٹریشن۔ داخلہ کیلئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورس ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے) ــــ امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے۔
امتحانات کے بعد بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے

حبوب مفید اٹھراء
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس -/۱۵۰ روپے
زدجامِ عشق خاص
چارصد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

ضرورت سیلز مین
کراچی، سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں اپنے امیر جماعت صاحب کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں معاوضہ انتہائی معقول اور ترقی کے روشن امکانات ہیں۔
کیور ویٹو میڈیسن کمپنی۔ گولبازار ربوہ
فون: ۶۰۶، ۷۷۱

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لیئے
دواخانہ محافظ صحت کوٹھہاں سنگھ مین سٹریٹ نمبر ۲ پر ملیں۔
المشہور: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک۔ اوکاڑہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون: ۶۴۴/۵۵۰
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

حنیف
ہومیوپیتھک کلینک
۸۴ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقات کار درج ذیل ہوں گے۔
ہر روز صبح ۹½ بجے سے ۱۲½ بجے تک
ہر شام ۵ بجے سے ۷½ بجے تک
صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

الطاف
فرنیشرز
شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

• قدیمی • اوّلین • شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
• لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
• ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
• رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
• ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر: ۵۵۸

جدید دواخانہ خدمتِ خلق کی شہرہ آفاق ادویات
"مرضِ اٹھراء کا شافی علاج" ہمدردِ نسواں (حبوب اٹھراء)
مرضِ اٹھراء کا بے نظیر علاج۔ اسقاطِ حمل۔ سوکھا پن۔ مردہ بچے پیدا ہونا۔ لاغری اور بچوں کے کم سنی میں فوت ہو جانے کا مجرب علاج۔ قیمت فی ڈبی -/۱۲ روپے
دوائی فضلِ الٰہی (برائے اولادِ نرینہ) جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکی ہے۔ قیمت -/۱۳۰ روپے
طاقت کی مشہورِ عالم دوا زدجامِ عشق اعضائے رئیسہ کو بے حد طاقتور بناتی ہے مستورات جو کہ مزمن اور اعصابی امراض میں مبتلا ہوں وہ بھی یہ حبوب استعمال کر کے صحت یاب ہو سکتی ہیں۔ قیمت -/۱۲۰ روپے اور -/۸۰ روپے
دوائے خانہ آبادی (بانجھ پن) فوائد: مقوی دل، مقوی باہ اور معین حمل ہے۔ قیمت -/۷۰ روپے
اکسیر لیکوریا کیپ ہر قسم کے لیکوریا، سیلان الرحم کے لئے نہایت مجرب دوا۔ قیمت ۳۰ کیپسول -/۲۰ روپے۔
جدید دواخانہ خدمتِ خلق گولبازار ربوہ۔ فون: ۶۵۹